محمد عادل

دارالعلوم حقانیہ کے عظیم سپوت

جہادِ افغانستان کا نازک ترین اور حسّاس مرحلہ

جہادِ افغانستان کے عظیم جرنیل مولانا جلال الدین حقانی سے انٹرویو

جس سے جگرِ لالہ میں ٹھنڈک ہو وہ شبنم
دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں وہ طوفاں

اگر میں یہ کہوں کہ میں نے جہادِ افغانستان (پکتیا اور خوست) کے جری کمانڈر، مولانا جلال الدین حقانی سے ایک ملاقات میں ایک نہیں دو انٹرویو لئے ہیں، تو غلط نہ ہوگا۔ ایک انٹرویو وہ جس میں آج کے افغانستان کی باتیں تھیں، سیاسی نشیب و فراز کی باتیں اور دوسرا انٹرویو وہ، جس سے مجھے دلچسپی تھی۔ مشاہدات، محسوسات اور جذبات کی باتیں۔ (ان دونوں انٹرویوز کی روداد الگ الگ پیشِ خدمت ہے۔)

میں جب مولانا جلال الدین حقانی سے ملنے کے لئے بنوری ٹاؤن جا رہا تھا تو میرے ذہن میں یہ احساس ہلکورے لے رہا تھا کہ میں ایک ایسے فرد سے ملنے جا رہا ہوں جس نے دس سال مورچے میں گذارے ہیں۔ اور مورچے بھی افغانستان کے سرد اور سخت پہاڑوں کے۔ اس لئے میں اپنے ذہن میں ایسے نرم اور بے ضرر جملے ترتیب دے رہا تھا جن کے ذریعے میں اپنے سوال بھی پوچھ لوں اور افغانستان کا شیر دل جرنیل مشتعل بھی نہ ہو۔ مگر جب میں چوڑے چکلے ادھیڑ عمر کے "نوجوان" جرنیل سے ملا تو اس کی چھوٹی اور روشن آنکھوں نے مجھے پیغام دیا کہ جس سے جگرِ لالہ میں ٹھنڈک ہو وہ شبنم دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں وہ طوفان پھر جب "دوسرے" انٹرویو کا سلسلہ شروع ہوا تو میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے۔ دل کی باتوں کی زبان دل ہی ہوتا ہے۔ اب دل کی بات سنئے۔

میرے ذہن میں دس برس کے جہادِ افغانستان کے حوالے سے مختلف قسم کے سوالات تھے جیسے:۔

- کس مپرسی کے عالم میں جب جہاد شروع ہوا اور آپ نے اس جہاد میں اپنی پہلی گولی چلائی تو آپ کے تاثرات کیا تھے۔
- کبھی مایوسی اور شدید دکھ کا کوئی لمحہ آیا۔
- جب آپ مرتے ہوئے انسانوں کی آخری چیخیں سنتے ہیں یا انہیں تڑپتا ہوا دیکھتے ہیں تو کیا محسوس کرتے ہیں۔

اور ایسی ہی چند مزید باتیں!

افغانستان کی لوک کہانیوں کے کردار مولانا جلال الدین حقانی کی عمر ۵۱ برس ہے۔ نو کم سن بچے اور ایک اہلیہ ہے۔ حقانی نے اپنی زندگی افغانستان کی نذر کر رکھی ہے۔ جب کہ ان کی اہلیہ اور معصوم بچے پاکستان کے ایک مہاجر کیمپ میں عام افغانوں کے ساتھ افغانستان کی آزادی اور حقانی کی آزادی کے لئے دعاگو ہیں۔

مولانا حقانی نے دمرکز علم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں دین کی تعلیم حاصل کی۔ یہیں سے سند فراغت لی۔ دارالعلوم کے بانی و مہتمم شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے خصوصی تلامذہ میں سے ہیں۔ فراغت کے بعد دارالعلوم میں مدرس ہوئے۔ پھر اپنے استاد مولانا عبدالحقؒ کے مشورہ سے افغانستان میں حالیہ انقلاب کے خلاف مصروف جہاد ہو گئے۔) حج بھی کیا اور تبلیغ دین کا فیصلہ کر لیا۔ مگر جب روسی دہریوں نے ان کے وطن پر ڈاکہ ڈالا تو آزادی وطن کو بر تر جان کر جہاد کے لئے سر بکف ہو گئے۔ اس جرم کی پاداش میں کئی مرتبہ زخمی ہوئے۔ ۷ مرتبہ جیل گئے۔ ان کی سربلندی کی داستانیں دنیا نے سنیں تو انگشت بدنداں رہ گئی۔ اور اس نے بے یقینی سے انکار میں سر ہلا دیا۔ اس پر مدیر تکبیر نے خود افغانستان کا سفر کر کے حقانی کی شجاعت اور بہادری کے کارنامے دیکھے۔ اور اپنے تاثرات قلم بند کرتے ہوئے انہیں امام شامل کا پرتو قرار دیا۔

مولانا حقانی کا خیال ہے کہ مسلمان جب اللہ کی راہ میں قدم اٹھاتا ہے تو اس کے قلب و نظر میں تاریکی نہیں روشنی ہوتی ہے اور وہ بے یقینی نہیں، یقین کا شکار ہوتا ہے۔ اسے اپنی کامیابیوں کا مکمل یقین ہوتا ہے۔ غیر مسلموں کے ہاں کامیابی کا تصور کچھ اور ہے مسلمان کا کچھ اور۔ جیت بھی مسلمان کی ہوتی ہے اور ہیٹ بھی۔ مولانا حقانی نے جب پہلی گولی چلائی تو ان کے دل میں فتح کا غرور بھی تھا۔ اور مومن کا عجز بھی، بہت سے رشتہ داروں نے ان کو اس "کار لاحاصل" سے باز رکھنے کی کوششیں کی۔ مگر جب انہوں نے اللہ کی راہ میں قدم آگے بڑھانے شروع کئے تو انہوں نے اپنے لئے واپسی کے تمام راستے بند کر لئے۔

جنگیں دکھوں، مایوسیوں اور ابتلاؤں کا خبر نامہ ہوتی ہیں۔ اسی دوران سینکڑوں ایسے مواقع آتے ہیں جب ذہن سن ہو کر رہ جاتا ہے۔ اور مایوسی گھیراؤ کر لیتی ہے۔ مگر اس مرد مجاہد مجاہد کا دعوٰی ہے کہ اس کے ساتھ کبھی ایسا نہیں ہوا۔ کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ بہادر سپاہی اور عزیز دوست اپنی نگاہوں کے سامنے دم توڑ گئے۔ ان کی شہادت پر دکھ بھی ہوا۔ مگر مایوسیوں نے کبھی گھیراؤ نہیں کیا۔ ہاں! مگر ۱۷ اگست ۱۹۸۸ء کا وہ لمحہ جب عالم اسلام کے بطل جلیل جنرل محمد ضیاء الحق کی شہادت کی خبر فضاؤں میں سفر کرتی ہوئی افغانستان پہنچی تو بے انتہا صدمہ ہوا اور جب شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے سانحہ ارتحال کی خبر سنی تو مولانا حقانی سمیت افغانستان کے تمام محاذ جنگ پر مجاہدین پر سکتہ و حیرت کی کیفیت طاری ہو گئی۔ مگر مایوسی اب بھی نہ پھٹک سکی۔ بلکہ ان کے پیغام نے جذبوں کو مزید جوان کیا اس روح فرسا خبر پر خلقی اور پرچمی کمیونسٹوں نے خوب بغلیں بجائیں۔ اور انہوں نے یہ جانا کہ بس اب جہاد ختم ہوا

حالاں کہ مجاہدین کے عزائم جواں رہے۔

گذشتہ دس سال افغانستان پر عرصہ حشر کی طرح گذرے ہیں۔ جن میں لاکھوں افراد اپنے دین اور وطن کی حرمت پر نثار ہوئے۔ یہ ایسے مناظر تھے جنہیں پہاڑ بھی دیکھ کر پانی ہو جاتے ہیں جب کہ مولانا حقانی خود اس خاک و خون سے گذرے ہیں۔ گذر رہے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ جب قوموں سے ان کی آزادی اور فیصلے کرنے کا اختیار چھین لیا جائے تو نہ چاہتے ہوئے بھی خون کے سمندر عبور کرنا پڑتے ہیں۔ جب ہم نے آزادی کا پھریرا بلند کیا تھا کہ زندہ رہیں گے تو آزادی کے لئے اور موت کو گلے لگائیں گے تو بھی آزادی کے لئے۔

اور دنیا نے دیکھ لیا ہے کہ افغانوں نے اپنا یہ عہد خوب نبھایا ہے اور میں نے یہ عہد کیا ہے کہ میری مولانا حقانی سے اگلی ملاقات کابل میں ہو گی۔ اسلامی انقلابی افغانستان کے دارالحکومت کابل میں۔

س۔ پوری دنیا میں یہ بات شدت کے ساتھ محسوس کی جا رہی ہے کہ روس افغانستان سے چلے جانے کے بعد خانہ جنگی شروع ہو جائے گی۔ اس تاثر کی وجہ کیا ہے۔ کیا واقعی ایسا ہو گا؟

ج۔ اس خطرہ کا اصل سبب یہ ہے کہ مجاہدین دس سال تک مسلح رہے ہیں مگر بغیر کسی مرکز اور مرکزی کمان کے۔ ہر کمانڈر آزاد رہا ہے لوگ اسی وجہ سے یہ سمجھ رہے ہیں چوں کہ افغان ایک دوسرے کو مشکل سے قبول کرتے ہیں اور چونکہ یہ مسلح ہیں اس لئے ان کے درمیان تصادم ناگزیر ہے۔ مگر اس نوعیت کا پروپیگنڈہ کرنے والے یہ بھول جاتے ہیں کہ بقول ان کے خود سر اور غیر منظم افغانوں نے جس طرح دس سال تک دین کے لئے جہاد کیا۔ ایک سپر طاقت کو ناکوں چنے چبوائے، وہ دین کی خاطر متحد نہیں رہ سکتے۔ ہمارا لڑنا۔ ہمارا متحد ہونا، کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا سب جہاد ہے۔ اور اللہ کے دین کی خاطر ہے۔ ہمارا یہ جہاد جاری رہے گا ایسی صورت میں تو کسی خانہ جنگی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا حقیقت یہ ہے کہ افغانستان میں سارا کنٹرول مجاہدین کے ہاتھ میں ہے اور ان میں مکمل اتحاد اور یک جہتی ہے۔ وہ اسلامی حکومت کے قیام کے بعد اسلامی انقلاب کی مکمل حفاظت کریں گے۔ ہو سکتا ہے بعض عناصر انقلاب کو نقصان پہنچانے کے لئے تخریبی کارروائیاں کریں ہم ان پر قابو پانے کی کوشش کریں گے۔ ہماری کوشش ہو گی کہ کوئی بنکوں، سرکاری دفتروں، ڈاکخانوں اور کسی نوع کی تنصیبات پر حملہ نہ کرے۔ اور بتوفیق الٰہی ایسا ہی ہو گا۔

ہم انقلاب کے بعد کمیونسٹوں کو پاکستان کا رُخ نہیں کرنے دیں گے

تاہم اس سلسلہ میں ایک بات قابل ذکر ہے اور وہ یہ کہ اگر مجاہدین کی مرضی کے خلاف حکومت قائم کی گئی اور اسلامی حکومت قائم نہ کی گئی تو پھر مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔ ہم لاکھوں جانوں کی قربانی دے کر لایا ہوا انقلاب

ضائع نہیں ہونے دیں گے۔ اس کی حفاظت کریں گے۔

س: کچھ عرصہ سے یہ خبریں آرہی ہیں کہ افغانستان میں مصروف جہاد کمانڈروں پر مشتمل حکومت قائم کی جائے گی جب کہ پاکستان میں موجود مجاہد تنظیموں کو نظر انداز کر دیا جائے گا۔ کیا اس طرح کی کوئی حکومت قائم کرنے کے بارے میں سوچا جا رہا ہے۔

ج۔ یہ درست بات ہے، مگر مشروط طور پر۔ افغانستان کے لاکھوں مسلمانوں نے اپنی جانوں اور مال و اسباب کی قربانی صرف اور صرف دین سے وابستگی کی بنیاد پر دی ہے۔ اگر لیڈر متحد نہ ہوئے اور اسلامی انقلابی حکومت کا خواب شرمندہ تعبیر ہوتا ہوا نظر نہ آیا۔ تو پھر افغانستان کی بقا کا مسئلہ پیدا ہو جائے گا۔ ہمیں افغانستان کو بھی باقی رکھنا ہے اور انقلاب کو بھی۔ افغانستان میں اگر اسلامی حکومت قائم ہو جاتی ہے تو پھر ہم اس کے دست و بازو ہوں گے۔ اس کی مکمل حفاظت کریں گے۔ ہم سپاہی لوگ ہیں ہمیں عہدوں اور مناصب کا لالچ نہیں ہم افغانستان میں اسلامی انقلاب دیکھنا چاہتے ہیں۔

دنیا میں ایک مسلّم یہ ہے کہ سب سے پہلے سیاستدانوں کو حکومت سازی کی دعوت دی جاتی ہے اگر وہ ناکام ہو جائیں تو پھر مارشل لاء آجاتا ہے اگر ہمارے ہاں بھی خدانخواستہ کوئی ایسی صورت پیدا ہوئی تو ہمیں کوئی اور صورت سوچنا ہو گی۔ مگر واضح رہے کہ یہ صورت مشروط ہے۔

> واخان کے سلسلے میں کٹھ پتلی حکومت کی کارروائی پاگل پن ہے۔ اگر روس افغانستان میں نہیں لڑ سکا تو آغا خانیوں کی کیا حیثیت ہے؟

س۔ حال ہی میں کابل میں مارشل لاء لگایا ہے۔ کابل انتظامیہ کی اس کارروائی کو آپ کس نظر سے دیکھتے ہیں۔

ج۔ مارشل لاء وہاں لگایا جاتا ہے جہاں خارجی حالات تو درست ہوں مگر اندرونی حالات خراب ہوں۔ نجیب انتظامیہ کی حالت تو یہ ہے کہ کابل سے باہر کوئی ان کے ساتھ ہے، نہ کابل کے اندر، انہوں نے مارشل لاء کس پر لگایا ہے؟ عوام ان کے ساتھ نہیں ہیں وہ مجاہدین کا کابل میں استقبال کرنے کے لئے بے چین ہیں۔ یہی سبب اس مارشل لاء کا ہے۔ دراصل وہاں کوئی مارشل لاء نہیں ہے یہ محض ایک ڈھونگ ہے

س۔ افغانستان کے لئے کونسا نظام حکومت تجویز کیا گیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ مجاہدین اس سلسلہ میں مختلف مکاتیب فکر سے تعلق رکھتے ہیں۔ حال ہی میں ایک اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے عبوری حکومت کے سابق سربراہ انجنیئر احمد شاہ نے انتخابات ہی کی مخالفت کی جب کہ گلبدین حکمت یار انتخابات بذریعہ متناسب نمائندگی کی بات کرتے ہیں۔

ج۔ میں سیاسی آدمی نہیں ہوں۔ فوجی ہوں۔ دس سال تک افغانستان میں رہا۔ لیکن اس سلسلہ میں ہم تک خبریں پہنچتی رہیں آپس کے ان اختلافات کی وجہ سے ہماری بڑی بدنامی ہوئی ہے۔ مگر ہم یہ چیز نہیں چاہتے۔ جہاں تک داخلی

سیاسی معاملات کا تعلق ہے۔ میرا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ لیکن ہم مجاہدین اور جتنے کمانڈر تھے فیصلہ کیا ہے کہ اگر ... اسلامی حکومت قائم کر سکے۔ جہاد اور اسلام کے اصولوں پر چل سکے، تو ہم ان کی بھرپور حمایت کریں گے۔ اس کے ... یہ بھی ضروری ہے کہ وہ ایسی حکومت بنائیں جو پورے افغانستان کی نمائندگی کر سکے۔ لیکن بصورت دیگر ہم کمانڈر ... کر دوسری چیز سوچیں گے۔

س۔ کٹھ پتلی حکومت کے خاتمہ کے بعد افغانستان میں شاید آج سے بھی زیادہ ہنگامی حالات پیدا ہو جائیں مطلب ہے کہ مجاہدین کی حکومت کو بہت سارے مسائل کا سامنا کرنا ہوگا اور امور نمٹانا ہوں گے مثلاً مالیات، انتظامیہ ... ع، تعلیم اور مواصلات وغیرہ۔ کیا مجاہدین کے پاس اس نوع کے متبادل انتظامات موجود ہیں؟

ج۔ انقلاب کے بعد سات جماعتی اتحاد ہی حکومت بنائے گا۔ اس طرح ایک حکومت چلانے کے لئے سات حکومتیں چلانے ... کی مہارت حاصل ہو جائے گی۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ تمام جماعتوں کے پاس تعلیم و تربیت، ثقافت، داخلہ اور خارجہ پالیسیاں ... ٹرانسپورٹ، مالیات، اطلاعات وغیرہ تمام شعبے بڑی متحرک اور فعال حالت میں موجود ہیں۔ ایسی صورت میں ... تمام مسائل سے نمٹنا مشکل ہو سکتا ہے مگر ناممکن ہرگز نہیں۔

ہم افغانستان میں مصروفِ جہاد کمانڈر اسلامی حکومت کی مکمل پاسداری کریں گے۔

س۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق کٹھ پتلی حکومت نے واخان کا علاقہ اسماعیلی فرقہ کے حوالے کر دیا ہے۔ جن کے بارے معلوم ہوا ہے کہ وہ ایک آزاد اسماعیلی ریاست قائم کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ ان خبروں میں کیا صداقت ہے اور ... کوئی ایسی ریاست قائم ہو جاتی ہے تو مجاہدین کا اس سلسلہ میں کیا رویہ ہوگا؟

ج۔ یہ روس نے کیا ہے۔ پاگل پن ہے اگر روس سپر پاور ہو کر افغانستان میں نہیں ٹھہر سکا۔ اب وہ آغاخانیوں کو ... بن بنا کر جانا چاہتا ہے۔ تو یہ بالکل حماقت کی بات ہے وہ انشاء اللہ ہمارے سامنے نہیں ٹھہر سکیں گے اس کو ... پر بٹھائے جانے والے نقلی سانپ سے مشابہ سمجھا جا سکتا ہے جو محض دھوکہ ہوتا ہے۔ پلاسٹک کے سانپ سے ... بچانا مشکل ہوتا ہے۔

س۔ افغانستان میں قیام امن کے لئے بین الاقوامی کانفرنس کی تجویز سامنے آچکی ہے۔ اس تجویز کے بارے میں ... کا نقطہ نظر کیا ہے؟

ج۔ سوال یہ ہے کہ افغانستان میں بدامنی آئی کیسے؟ امن نجیب اور خلقی اور پرچمی حکومت کے ذریعے نا۔ روس

اپنے جرائم پر پردہ ڈالنے کے لئے اس طرح کی چالیں چلتا رہتا ہے۔ یہ تجویز بھی کچھ عرصہ قبل کے جنگ بندی کے یک طرفہ فیصلہ کی طرح سے ہے۔ وہ بھی دھوکہ تھا یہ بھی دھوکہ ہے ہم اسے قبول نہیں کریں گے۔

س: چند روز قبل روسی وزیر خارجہ نے اسلام آباد میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ جب تک کابل کی موجودہ انتظامیہ کو شریک اقتدار نہیں کیا جاتا۔ وہاں مستقل امن قائم نہیں ہو سکتا۔ کیا اس طرح کی کسی وسیع البنیاد حکومت کے قیام پر آمادہ ہو جائیں گے؟

ج: نہیں ہم آمادہ نہیں ہوں گے۔ اصل میں بدامنی کا سبب یہی روس کی کٹھ پتلیاں ہیں۔ امن قائم نہیں ہو سکتا۔

س: افغانستان میں روس کی مداخلت کی وجہ سے افغان مسلمان پاکستان ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئے۔ اب اس طرح کے آثار نظر آ رہے ہیں کہ اسلامی انقلاب کے بعد خلق اور پرچمی پاکستان پر یلغار کر دیں گے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ انقلاب کے بعد بھی پاکستان کے لئے آسانیاں پیدا نہیں ہوں گی۔ آپ نے کمیونسٹوں کی پاکستان پر یلغار روکنے کے لئے کوئی بندوبست کیا ہے؟

ج: جی ہاں۔ کیا ہے۔ اسلامی حکومت کے قیام کے بعد بڑے مجرموں کو عدالت میں پیش کر کے ان پر اسلامی قوانین کے مطابق مقدمہ چلائیں گے جب کہ عام لوگوں کے لئے معافی کا اعلان کر دیں گے۔ تو پھر وہ وہاں سے بھاگ کر کیونکر آئیں گے۔ انہوں نے پہلے افغانستان کو خراب کیا ہے، اب ہم پاکستان کو خراب کرنے کے لئے یہاں آنے کی اجازت نہیں دیں گے

س: خبریں یہ ہیں کہ مجاہدین جن علاقوں پر قبضہ کرتے ہیں وہاں موجود عمارتیں تباہ کر دیتے ہیں۔ ایسا کیوں کیا جاتا

ج: یہ بالکل غلط ہے ایسا بالکل نہیں ہو رہا۔ دوران جنگ جو عمارتیں تباہ ہو گئیں یا جن کو نقصان ہوا۔ تو ہوا۔ اس کے علاوہ اور کوئی عمارت تباہ نہیں کی جاتی۔ ہم اپنا گھر تباہ کر سکتے ہیں بھلا؟

(بشکریہ ہفت روزہ تکبیر)

ملکی صنعت قوم کی خدمت ہے
قومی خدمت ایک عبادت ہے
سروس انڈسٹریز
اپنی صنعتی پیداوار کے ذریعے سال ہا سال سے
اس خدمت میں مصروف ہے
Servis
قدم قدم حسین قدم قدم آرام